مولانا عبدالرحمان عزیز الہ آبادی
رئیس ادارہ امر بالمعروف حسین خاں والہ
(پتوکی)

قربانی میں "جذعۃ من الضان" کی تحقیق محققین سے معذرت کے ساتھ

اہل حدیث کی مشہور و معروف، دینی درسگاہ دار الحدیث اوکاڑہ کی طرف سے ایک اشتہار "فضائل و مسائل قربانی" (مرتبہ مولانا عبداللہ یوسف صاحب) بذریعہ ڈاک ملا۔ اس کے کالم ۲ پر ایک عنوان "قربانی کا جانور" کے تحت صحیح مسلم کی مشہور حدیث :

"لا تذبحوا الا مسنۃ الحدیث" (عن جابرؓ)

درج کرنے کے بعد لکھا ہے :

"جذعہ مسنۃ کا نصف ہوتا ہے، اور ہمارے ملک میں مسنۃ ڈیڑھ سال کا ہوتا ہے، اس لیے جذعہ نو ماہ کا ہوگا"

چند سال پیشتر فضیلۃ الشیخ محمد بن عبداللہ شجاع آبادی نے ایک تحقیقی پمفلٹ شائع کیا، جس میں انھوں نے جذعہ آٹھ ماہ کا بیان فرمایا تھا۔

ماضی قریب میں جامعہ تعلیم الاسلام ماموں کانجن (فیصل آباد) سے بھی ایک اشتہار اسی عنوان سے شائع ہوا تھا، جس میں "جذعۃ من الضان" کے تحت جذعہ چھ ماہ کا قرار دیا گیا تھا۔

مقام حیرت و تعجب ہے کہ محققین، مدرسین اور مصنفین پیدا کرنے والے ادارے جذعہ کی عمر کا تعین نہیں کر سکے، جس کی بناء پر لوگ "ضحوا بالثنایا" کی بجائے "نعمۃ الاضحیۃ الجذع من الضان" کا راگ الاپنے لگے۔ مجھ ایسے طفل مکتب

کو اس سلسلہ میں خامہ فرسائی کی جرأت تو نہ ہونی چاہیے تھی، تاہم محققین سے معذرت کے ساتھ اپنی تحقیق عرض کیے دیتا ہوں، امیدِ واثق ہے کہ اصحابِ علم وتحقیق اس پر غور فرمائیں گے۔

۱۔ فتح الباری شرح صحیح بخاری، پارہ ۲۳، صفحہ ۴۲۴ پر ہے:

"الجذعة من الضّان ما اکمل السنّة ھو قول الجمھور"

"الجذعة من الضّان" وہ ہے جو ایک سال پورا کرلے، جمہور کا یہی قول ہے"

۲۔ بذل المجھود شرح ابی داؤد، جلد ۴، صفحہ ۷۱ پر ہے:

"فی اللّغة ما تمّت لہٗ سنة"

"لغت میں (جذعہ اسے کہتے ہیں) جس پر ایک سال پورا ہوگیا ہو"

۳۔ علماء حنفیہ کی مسلّمہ اور مستند لغت کی مشہور کتاب مجمع البحار، جلد اول صفحہ ۱۸۱ پر ہے:

"الجذع من الضّان ما تمّت لہٗ سنة"

"جذع من الضّان وہ ہے جو ایک سال پورا کرلے"

واضح رہے، "جذعة من الضّان" عدم وجدان عند العسرت سے مقید ہے، جیسا کہ: "الّا ان یّعسر علیکم فتذبحوا جذعة من الضّان" سے اظہر من الشمس ہے۔ چنانچہ صاحب سبل السّلام زیرِ حدیث رقم طراز ہیں:

"والحدیث دلیل علی انّہٗ لا یجزئ الجذع من الضّان فی حالٍ مّن الاحوال الّا عند تعسّر المسنّة"

"یہ حدیث اس بات پر دلیل ہے کہ عام حالات میں جذع جائز نہیں، ہاں مگر تنگی کے وقت جب مسنّہ نہ ملے"

نیز ارقام فرماتے ہیں:

"حکی عن ابن عمر والزّھری انّہٗ لا یجزئ الجذع من الضّان ولو مع التّعسّر"

حافظ ابنِ حجر رح فرماتے ہیں:

"انّ الجزع من الضّان لا یُجزئ مطلقا سواء من الضان ام من غیرہ وممّن حکاہ عن ابن عمر وابن المنذر فی الاشراف، وبہ قال ابن حزم وعزاہ الی الجماعۃ من السّلف واطنب فی الرّدّ علیٰ من جازہ۔"

(فتح الباری ص ۱۲)

اسی طرح صاحب تحفۃ الاحوذی حضرت مولانا عبدالرحمٰن محدّث مبارک پوری رح ایک سوال کے جواب میں ارقام فرماتے ہیں:

"قربانی انہی جانوروں کی جائز ہے جو مسنّہ اور ثنی ہیں، یعنی دودھ کے اگلے دو دانت گر چکے ہوں۔ اور وہ جانور جن کے دودھ کے دانت نہ گرے ہوں، ان کی قربانی ہرگز ہرگز جائز نہیں۔"

(تحقیق مسنّہ مولانا مروزی رح ص ۲۴)

اسی طرح مولانا محمد ابراہیم میمن جوناگڑھی "اخبارِ محمدی" مجریہ ۱۰ ارفروری ۱۹۲۹ء کے صفحہ ۶ پر رقم طراز ہیں کہ:

"پس سننا چاہیے، اس جانور کی قربانی صحیح اور درست ہے جو کہ دو دانتا ہو، یعنی اگلے دو دانت گر چکے ہوں۔"

اسی اخبار کے صفحہ ۷ پر تحریر فرماتے ہیں:

بہرحال اس بیان سے واضح ہوا کہ قربانی کے لیے جانور کا دو دانتا ہونا ضروری ہے، خواہ وہ ایک سال کا ہو یا کم کا۔"

امیدِ واثق ہے کہ علمائے کرام ان سطور پر ضرور غور فرمائیں گے ـــــ ھٰذا ما عندی واللہ اعلم بالصّواب!

قارئینِ حرمین سے بار بار درخواست کی جا چکی ہے کہ خط و کتابت کرتے وقت خریداری نمبر کا حوالہ ضرور دیں تاکہ تعیلِ ڈاک میں وقت کے ضیاع سے بچا جا سکے، لیکن شنوائی نہیں ہوئی ـــــ برائے مہربانی توجہ فرمائیں ـــ والسلام!

(مینجر)